ترجمہ کاری کی حکمت عملیاں: چند نظریات کا جائزہ اور موازنہ

Translating Strategies: A Review & Comparison of Some Theories

مقالہ نگار:
ڈاکٹر منور علی کلوڑ

پوسٹ ڈاک فیلو، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد-پاکستان

نیوز ریڈر اینڈ ترجمہ کار، پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن، براڈکاسٹنگ ھاؤس اسلام آباد-پاکستان
Email: munwar.kalwar@iiu.edu.pk

Abstract

Translation strategies have been the subject of extensive research. However, each author or theorist's definition expresses his or her own point of view, and their opinions diverge from one another. The majority of theories concur that translators employ techniques when literal translation fails to solve a problem. Consequently, several translation procedures have been examined and explained by diverse researchers from their individual points of view. This study describes and contrasts some of the most well-known hypotheses in this field. This study's objectives were to provide the many theories in the field of translation strategies and to provide a comprehensive evaluation of the literature to aid in the study of translation strategies in future research. This article offers the clearest taxonomy of translation strategies that professional translators use when they encounter a translation problem while performing a translation task.

Keywords: Translation, translation strategies, Baker's taxonomy, theoretical research, translational problems.

آج کل عالمی مواصلات کی خصوصیت والی دنیا میں، ترجمہ زبانوں کے مابین معلومات کے تبادلے میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ ایک خاص زبان سے دوسری زبان میں معنی پہنچانے کے فطری اور پیشہ ورانہ تسلسل کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے، ایک مترجم کو کچھ مہارتیں سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، جسے ترجمہ کی حکمت عملی کہا جاتا ہے۔ برگن نے چیسٹر مین (۱۹۹۷)[1] کی ترجمہ کی حکمت عملی کی کچھ عمومی خصوصیات کی فہرست کا حوالہ دیا ہے:

الف) ترجمہ کی حکمت عملی کسی عمل پر لاگو ہوتی ہے۔

ب) متن میں ہیرا پھیری، ساز باز اور جوڑ توڑ شامل ہے۔

ج)وہ ہدف پر مبنی ہیں۔

د)وہ مسائل پر مرکوز ہیں۔

ی)وہ شعوری طور پر لاگو ہوتے ہیں۔

ف)وہ ایک دوسرے کے درمیان ہیں۔

زیادہ تر مفکرین اس بات پر متفق ہیں کہ مترجمین کی طرف سے حکمت عملی کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب انہیں کسی مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور لغوی ترجمہ مفید نہیں ہوتا ہے۔ مختلف محققین نے اپنے مختلف نقطہ نظر سے ترجمہ کی مختلف حکمت عملیوں کی تحقیقات اور وضاحت کی ہے۔ یہ مقالہ ان نظریات کے درمیان اختلافات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ اس کا مقصد یہ دکھانا ہے کہ ترجمہ کی کون سی حکمت عملی موجود ہے اور پیشہ ور مترجمین کے ذریعہ انہیں کب اور کیوں استعمال کیا جاتا ہے۔

ترجمہ کاری

ترجمہ ایک پیچیدہ کام ہے جس کے دوران ماخذ زبان کے متن کے معنی کو ہدف زبان کے قارئین تک پہنچایا جانا چاہئے۔ دوسرے لفظوں میں، ترجمہ کو ماخذ زبان کے ڈی کوڈ شدہ معنی اور شکل کے ذریعہ ہدف کی زبان میں معنی اور شکل کو ترتیب کرنے کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ مختلف مفکرین ترجمہ کے لئے مختلف تعریفیں بیان کرتے ہیں۔

عمومی ترجمے کی تعریف

ترجمہ کے عمل کی مجموعی طرز فکر حاصل کرنے کے لئے ترجمہ کے تصور کو سمجھنا ضروری ہے جیسا کہ بہت سے ترجمہ کے نظریہ دانوں نے ذکر کیا ہے۔ **سینسوسن (۱۹۹۰)** [2] کہتے ہیں کہ ترجمہ قوت مطالعہ کے عمل سے قریبی تعلق رکھتا ہے۔ **حاتم اور میسن (۲۰۱۴)** [3] تجویز کرتے ہیں کہ ترجمہ ایک ایسا عمل ہے جس میں متن کے تیار کنندہ اور وصول کنند گان کے مابین معنی کی بات چیت شامل ہے۔ **پکن۔جے (۲۰۰۷)** [4] نے وضاحت کی ہے کہ عام ترجمہ زبانی اور تحریری پیغامات کو تحریر سے تقریر یا ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

لارسن ایم ایل (۱۹۸۴) [5] کا کہنا ہے کہ عام طور پر ترجمہ اصل ماخذ زبان کے متن کی حرکیات کو برقرار رکھتے ہوئے، جہاں تک ممکن ہو، اسی معنی کو بیان کرتا ہے جو ماخذ زبان کے بولنے والوں نے وَصُول کُنندَہ زبان کی عام زبان کی شکل کا استعمال کرتے ہوئے سمجھا تھا۔ وہ اس بات کا بھی اظہار کرتی ہیں کہ مترجم کا مقصد ایک وَصُول کُنندَہ زبان کا متن (ترجمہ) تیار کرنا ہونا چاہئے جو محاورے پر مبنی ہو۔ یعنی، وہ جو ماخذ زبان کے متن کی طرح ہی معنی رکھتا ہے، لیکن وَصُول کُنندَہ زبان کی قدرتی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

نداا اور ٹبر (۱۹۶۹) [6] کا ماننا ہے کہ ترجمہ ماخذ زبان کے پیغام کے قریب ترین قدرتی مساوی کو ہدفی زبان میں دوبارہ تخلیق کرنے پر مشتمل ہے، پہلے معنی کے لحاظ سے اور دوسرا انداز کے لحاظ سے۔ **کیٹفورڈ (۱۹۶۵)** [7] نے نقل کیا ہے) ترجمہ کو ایک زبان (ماخذ زبان) میں متنی مواد کی جگہ

دوسری زبان (ہدفی زبان) میں مساوی متنی مواد کے طور پر دیکھتے ہیں۔ **بیل آرٹی (۱۹۹۱)** [8] ترجمہ کو ایک زبان میں متن کی جگہ دوسری زبان میں مساوی متن کے طور پر دیکھتے ہیں۔

نیومارک (۱۹۸۸) [9] سے پتہ چلتا ہے کہ ترجمہ ایک ایسا ہنر ہے جو ایک زبان میں تحریری پیغام یا بیان کو دوسری زبان میں اسی پیغام یا بیان سے تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، وہ ترجمہ کو ایک سائنس، ایک ہنر، ایک فن، اور ذائقے کا معاملہ سمجھتے ہیں۔

ایک سائنس کے طور پر، ترجمہ میں حقائق اور ان کی وضاحت کرنے والی زبان کا علم اور پیمایش شامل ہے۔ ایک مہارت کے طور پر، ترجمہ مناسب زبان اور قابل قبول استعمال پر مشتمل ہے۔ ایک فن کے طور پر، ترجمہ اچھی تحریر کو برے سے الگ کرتا ہے اور اس میں جدت طرز، بدیہی اور متاثر کن سطحیں شامل ہوتی ہیں۔ اور آخر میں ترجمہ کو ذائقے کے معاملے کے طور پر دیکھنے میں یہ حقیقت بھی شامل ہے کہ مترجم اپنی ترجیحات کا سہارا لیتا ہے۔ لہٰذا ترجمہ شدہ متن ایک مترجم سے دوسرے مترجم میں مختلف ہوتا ہے۔ **کیلی (۲۰۱۴)** [10] نے ترجمہ کی تعریف ماخذ متن کو سمجھنے اور مطلوبہ مقصد کے مطابق الفاظ کا استعمال، پس منظر کے علم اور دیگر زبان کے وسائل کا استعمال کر کے اسے ہدف کی زبان میں پیش کرنے کی مہارت کے طور پر کی ہے۔ لہٰذا، ایک مترجم دو زبانوں اور ثقافتوں کا ایک ثالث ہے جو ماخذ متن کو ہدف کی زبان میں منتقل کر سکتا ہے۔

جس چیز پر اوپر بحث کی گئی ہے اس کا تعلق ترجمے کے نظریے سے ہے، جو ترجمہ کے مسائل کی نشاندہی کرتا ہے اور شناخت شدہ مسائل کو حل کرنے کے لئے ترجمہ کے لئے سب سے مناسب طریقہ کار تجویز کرتا ہے. لہٰذا ترجمہ کو فیصلہ سازی کے عمل اور مسئلہ حل کرنے کے کام کے طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ایک پیچیدہ کام ہے جس کے دوران مترجم کو کچھ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جن کے لئے مشاہدے، شناخت اور مناسب حل تلاش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مترجم جن ذرائع سے ان مسائل سے نمٹتا ہے انہیں حکمت عملی کہا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کے لئے مناسب حکمت عملی تلاش کرنا فیصلہ سازی کے عمل میں ہوتا ہے۔

ترجمہ کاری کی حکمت عملی

حکمت عملی کا لفظ بہت سے سیاق و سباق میں استعمال ہوتا ہے۔ ترجمے کے مطالعے میں بہت سے مفکرین نے ترجمہ کی حکمت عملی کی اصطلاح کو وسیع پیمانے پر استعمال کیا ہے لیکن اس کے معنی اور نقطہ نظر میں کافی فرق ہے جس سے وہ اسے دیکھتے ہیں۔ لفظ حکمت عملی کی مزید عام تعریفوں کی ایک فہرست ذیل میں دی گئی ہے:

ایک حکمت عملی ایک طویل مدتی منصوبہ ہے جو کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے خاکہ بنانا ہے (ویکیپیڈیا)

سیکھنے کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے شعوری طور پر اپنایا اور ذکر کیا گیا ایک منظم منصوبہ (ہدایات کا نصاب پڑھنے کی اصطلاحات)۔

ایک حکمت عملی ایک منصوبہ بند، دانستہ، مقصد پر مبنی (جس کا ایک قابل شناخت نتیجہ ہے) طریقہ کار ہے جو نگرانی اور ترمیم کے تابع اقدامات کی ایک ترتیب کے ساتھ حاصل کیا جاتا ہے (نصاب سیکھنا خواندہ- مستقبل کی اصطلاحات)

ایک مخصوص نتیجہ حاصل کرنے کے لئے استعمال ہونے والے واضح ذہنی اور طرز عمل کے اقدامات کا ایک مجموعہ۔ واضح طور پر یہ تعریفیں عام ہیں اور مطالعہ کے مختلف شعبوں سے متعلق ہو سکتی ہیں۔ یہ مطالعہ بنیادی طور پر ترجمہ کی حکمت عملی سے متعلق ہے، اگرچہ مذکورہ بالا تعریفوں کو اس تحقیقی میدان تک بھی محدود کیا جاسکتا ہے۔ ترجمہ کی حکمت عملی کی اپنی خصوصیات ہیں، جن کے ذریعہ کوئی بھی ان کی مناسب تفہیم حاصل کر سکتا ہے۔

عام طور پر ایک مترجم ایک حکمت عملی کا استعمال کرتا ہے جب اسے متن کا ترجمہ کرتے وقت کسی مسئلے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی مترجم کسی متن کا لفظی ترجمہ کرتا ہے تو ترجمہ کی حکمت عملی کی ضرورت نہیں ہو سکتی ہے۔ برگن نے ذکر کیا ہے کہ حکمت عملی واضح اور معمولی نہیں ہے. اگرچہ جب وہ لفظ بہ لفظ ترجمہ کرتے ہیں اور لغت استعمال کرتے ہیں، تو ترجمہ کے شعبے میں ابتدائی افراد سوچتے ہیں کہ انہوں نے ایک اچھا ترجمہ کیا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ایک مسئلہ اب بھی موجود ہے اور ترجمہ کی کچھ سطحوں پر تبدیلیاں کی جانی چاہئیں۔ لہذا، مسئلہ حل کرنا حکمت عملی کا سب سے اہم کام ہے. تاہم، یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے: ترجمہ کا مسئلہ کیا ہے؟

ترجمہ کے مسائل

ڈاکٹر میر مادی (۱۹۹۱) [11] کے مطابق، ترجمہ کے مسائل کو دو اہم زمروں میں تقسیم کیا گیا ہے: لغوی مسائل اور نحوی یعنی جملے کی ساخت کے مسائل۔

1۔ لغوی مسائل

لغوی مسائل کی تشریح میں میر مادی بیان کرتا ہے کہ اگرچہ الفاظ ایسی ہستیاں ہیں جو اشیاء یا تصورات کا حوالہ دیتی ہیں، لیکن ایک زبان میں ایک لفظ کو دوسری زبان کے لفظ کے ساتھ تبدیل نہیں کیا جاسکتا ہے جب وہ ایک ہی تصورات یا اشیاء کا حوالہ دیتے ہیں۔

وہ لغوی مسائل کو پانچ ذیلی زمرہ جات میں تقسیم کرتا ہے:

1. سیدھے / تعبیری یا مصداقی واضح معنی

اس قسم کے معنی ماخذ متن کے ان الفاظ سے مراد ہیں جو ہدف متن کے ساتھ "گمشدہ تصاویر کے بغیر" (مثال کے طور پر ماں، والد، وغیرہ) کے ساتھ میل کھا سکتے ہیں۔

2۔ لغوی معنی

لغوی معنی سے مراد ایسے الفاظ یا جملے ہیں جو مساوی معلوم ہوتے ہیں، حالانکہ اس صورتحال میں ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ مترجم کو الفاظ کے علاوہ ارادے سے آگاہ ہونا چاہئے تاکہ مصنف کے پیغام کو غلط طریقے سے پیش نہ کیا جاسکے۔

3۔ علامتی یا استعاراتی اظہار

اس ذیلی زمرہ سے مراد محاوروں اور اسی طرح کے تاثرات کا ترجمہ کرنے کے مسائل ہیں۔ **ڈاکٹر میر مادی** نے محاورے کے اظہار کا ترجمہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز پیش کی گئی ہیں:

الف) عام اظہار اور استعاروں کے درمیان فرق

ب) کسی ایک استعارہ کا ترجمہ کرنے کے وسائل تک رسائی حاصل کرنا

ج) مختلف سیاق وسباق اور استعاروں کے استعمال میں ان کی رکاوٹوں سے آگاہ ہونا

(د) ترجمہ کی رکاوٹوں کو صحیح طریقے سے سمجھنا، اور پیغام پیش کرنا۔

4۔ معنوی خلا

اس ذیلی زمرہ میں وہ الفاظ اور / یا تاثرات شامل ہیں جو ان تصورات کی نمائندگی کرتے ہیں جو دیگر خاص برادریوں میں نہیں مل سکتے ہیں۔ قریبی مساوی مل سکتے ہیں، اگرچہ عین مساوی نہیں مل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر میر مادی کے مطابق، یہ دو صورتوں میں ہو سکتا ہے: غیر لسانی عوامل جیسے وہ الفاظ جو کسی مخصوص بولنے والی برادری میں حوالہ دیتے ہیں لیکن دوسروں میں نہیں، اور بین لسانی عوامل جیسے وہ تصورات جو دو لسانی برادریوں میں موجود ہوسکتے ہیں لیکن ان کے استعمال کی ساخت مکمل طور پر مختلف ہو سکتی ہے، یہ خیال کیا جاتا ہے، یہ معاملہ اس وقت ہوتا ہے جب مشترکہ اظہارات کی لغویت کے نظام ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

5۔ مناسب نام

اس گروپ میں آخری لیکن سب سے کم ذیلی زمرہ مناسب ناموں کا مسئلہ ہے۔ اگرچہ مناسب نام افراد کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور انہیں ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کیا جاسکتا ہے، لیکن بعض اوقات وہ مخصوص معنی جو وہ رکھتے ہیں، جو ہدف بولنے والی برادری میں موجود نہیں ہیں، کھو سکتے ہیں (مثال کے طور پر فارسی میں اصغر ریز)۔

6۔ نحوی مسائل

ترجمے کے مسائل کی دوسری اہم قسم نثری مسائل ہیں۔ کوئی بھی ایسی دو زبانیں نہیں ڈھونڈ سکتا جن میں ساختی تنظیموں کا بالکل یکساں نظام ہو (یعنی زبان کی ساخت ایک زبان سے دوسری زبان میں مختلف ہوتی ہے)۔ ان اختلافات میں شامل ہیں:

الفاظ کی کلاسیں: زبان کی درجہ بندی کے داخلی الفاظ کی تشکیل میں زبانیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

گرامر کے تعلقات: یہ فرق زبانوں کے درمیان اس طرح موجود ہے کہ کسی جملے کا ایک جزو اس جملے کے اندر کام کرتا ہے۔ ان تمام مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے، ایک مترجم سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ماخذ متن کا پیغام ہدف قارئین تک پہنچائے۔ تاہم کسی بھی دو زبانوں کے درمیان مکمل طور پر درست ترجمہ نہیں ہے اور دو زبانوں کے نظاموں کے درمیان تخمینہ کی ڈگری ترجمہ کی تاثیر کا تعین کرتی ہے۔

ترجمہ کی حکمت عملی کی نوعیات

مختلف دانشور اپنے مخصوص نقطہ نظر کے مطابق حکمت عملی کے لئے مختلف اقسام، درجہ بندی اور زُمرہ بندی تجویز کرتے ہیں۔ یہاں، ان میں سے کچھ ٹائپولوجیز کا ذکر کیا گیا ہے۔ چیسٹر مین کا ماننا ہے کہ ترجمہ کی حکمت عملی کے میدان میں "کافی اصطلاحی الجھن" ہے۔ ترجمہ کی حکمت عملی کی عمومی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1۔ ان میں متن کی ہیرا پھیری شامل ہے

2۔ انہیں عمل پر لاگو کیا جانا چاہئے

3۔ وہ ہدف پر مبنی ہیں

4۔ وہ مسائل پر مرکوز ہیں

5۔ وہ شعوری طور پر لاگو ہوتے ہیں.

6۔ وہ ایک دوسرے کے درمیان ہیں. (اس کا مطلب یہ ہے کہ حکمت عملی قارئین کے لئے تجرباتی اور قابل فہم ہونی چاہئے نہ کہ اس شخص کے لئے جس نے انہیں استعمال کیا تھا۔

ترجمہ کے عمل کے پہلوؤں کے بارے میں مختلف ماہر مترجمین کے مختلف نقطہ نظر ہیں، لہذا، وہ مختلف قسم کی حکمت عملیوں کی وضاحت اور حد بندی کرتے ہیں۔ برگن کی حکمت عملی کی درجہ بندی میں تین درجہ بندیاں شامل ہیں: (1) تفہیم کی حکمت عملی، (2) منتقلی کی حکمت عملی،

(3) پیش سازی کی حکمت عملی.

ان کی درجہ بندی سے ان کا مطلب تھا: سب سے پہلے، ہم ایک متن کو پڑھتے اور سمجھتے ہیں. دوسرا، ہم ماخذ متن اور ہدف کے درمیان اختلافات کا تجزیہ کرتے ہیں، اور ہمیں ان حکمت عملیوں کی اقسام کا فیصلہ کرنا ہوگا جو ہم ان کا استعمال کرنے کے لئے تیار ہیں. اور آخر میں، ہم ہدف کی زبان میں مساوی متن تیار کرتے ہیں.

لورشر ڈبلیو (۱۹۹۶) [12] نے نو بنیادی عناصر کی نشاندہی کی ہے، جس کو ہو حکمت عملی کے بناوٹ کا سہارا سمجھتا ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

ترجمے کی حکمت عملی کے اصل عناصر

1۔ ترجمہ کے مسئلے کو سمجھنا

2۔ ترجمہی مسئلہ کے ممکنہ حل کی تلاش

3۔. ترجمے کے مسئلہ کا حل

4۔ ترجمے کے مسئلے کا ابتدائی حل

5۔ترجمے کے مسئلہ کے حل کے حصے

6۔ترجمے کے مسئلے کا حل ابھی تلاش کرنا باقی ہے

7۔ترجمہی مسئلہ کا منفی حل

8۔ماخذ زبان کے متن کے استقبال میں مسئلہ

پہلے پیچیدہ اشارے کا مطلب یہ ہے کہ کسی قسم کا ترجمہ کا مسئلہ ہے اور مترجم فوری طور پر اس مسئلے کا ابتدائی حل تلاش کرتا ہے، اور اس مسئلے پر کام کرنا بند کر دیتا ہے اور اس مسئلے کو حل نہ ہونے کا فیصلہ کرتا ہے اور بعد میں اس پر واپس آتا ہے۔

حاتم، بی، اور منڈے، جے **(۲۰۱۴)** [13] نے بیان کیا ہے کہ ترجمہ کے کچھ اہم مسائل لغوی اور آزاد ترجموں کی شکل اور مواد کی حکمت عملی سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس تقسیم سے بعض حد سے زیادہ لغوی ترجموں کے مسائل کی نشاندہی کرنے میں مدد مل سکتی ہے جو ہم آہنگی کو متاثر کرتے ہیں۔ تاہم، اس طرح کے ترجموں کے اصل بنیادی مسائل متن کی قسم اور سامعین جیسے شعبوں میں موجود ہیں۔

مقامی حکمت عملی (ترجمہ کے مسائل سے نمٹنے کے بارے میں)

ترجمہ کاروں نے مقامی حکمت عملیوں کا موازنہ بہت سے اہم نظاموں سے کیا جو جسم کے مختلف حصوں کو ہوا، خون وغیرہ فراہم کرتے ہیں جس سے انہیں اچھی طرح سے کام کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ترجمہ کی حکمت عملی کی درجہ بندی کو آسانی سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس میں ایک بنیادی حکمت عملی شامل ہے۔ماخذ متن کے الفاظ میں عناصر کو ہدف متن میں ان کے مساوی سے تبدیل کرنے کا حوالہ نہیں ملتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ متبادل مترجم کا واحد کام نہیں ہو سکتا ہے اور یہ کافی نہیں ہے۔ مترجمین کی طرف سے کی جانے والی عام قسم کی تبدیلیوں کو درجہ بندی کیا جا سکتا ہے:

الف) وہ الفاظ جو ماخذ متن میں استعمال ہوتے ہیں

ب) ان الفاظ کی ساخت

ج) ماخذ متن کا قدرتی سیاق وسباق

اس طرح، جیسا کہ برگن نے ذکر کیا ہے کہ مقامی ترجمہ کی حکمت عملیوں کو معنی، لفظی اور عملی تبدیلیوں میں درجہ بندی کیا جا سکتا ہے۔ ہر گروپ کے اپنے ذیلی زمرہ جات ہیں۔ اس کے علاوہ، ان کے درمیان کوئی واضح فرق نہیں ہے، لہذا یہ کہنا مشکل ہے کہ کون سی صحیح حکمت عملی استعمال کی جا رہی ہے؟ مندرجہ ذیل ذیلی حصوں میں ترجمہ کی حکمت عملی کی درجہ بندی، بیان کی گئی ہے:

نحوی حکمت عملیاں

یہ مقامی حکمت عملی ماخذ متن کے سلسلے میں ہدف متن کی گرامر کی ساخت کو تبدیل کرتی ہے۔ اگرچہ زیادہ تر حکمت عملیوں کا اطلاق اس لئے کیا جاتا ہے کیونکہ لغوی ترجمہ مناسب نہیں ہے اور مفکرین ترجمہ کاروں کا ماننا ہے کہ یہ ایک "نادہندگی، عدم تعمیل اور عدم پیروی" حکمت عملی ہے۔

1۔ لغوی ترجمہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ مترجم ماخذ زبان کی ساخت کی پیروی کیے بغیر ماخذ متن کی شکل کی پیروی کرتا ہے۔

2۔ استقراض: یہ ان کی درجہ بندی میں دوسری اصطلاحی حکمت عملی ہے جس سے مراد واحد شرائط کا قرض لینا اور ماخذ متن کی ساخت کی پیروی کرنا ہے جو ہدف قاری کے لئے غیر ملکی ہے۔

3۔ بدلی ہوئی ترتیب: بدلی ہوئی ترتیب میں گرامر میں تبدیلی کی جاتی ہے، مثال کے طور پر صفت سے اسم اور اسم سے صفت۔

4۔ تغیر اکائی: یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو مورفیم، لفظ، جملے، شق، جملے اور پیراگراف کی سطحوں سے لی گئی ہے۔

5۔ ترجمہ کی ساخت میں تبدیلی: اس حکمت عملی سے مراد وہ تبدیلیاں ہیں جو اسم جملے یا فعل کے جملے کی اندرونی ساخت میں واقع ہوتی ہیں، حالانکہ ماخذ زبان کا فقرہ خود ہدف کی زبان میں متعلقہ جملے کے ذریعہ ترجمہ کیا جاسکتا ہے۔

6۔ شق کی ساخت میں تبدیلی: یہ ایک اصطلاح ہے جو ایک حکمت عملی سے مراد ہے جس میں تبدیلیاں جزوی جملے یا شقوں کی تنظیم کو متاثر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، فعال سے غیر فعال، محدود سے لامحدود، یا شق کے اجزاء کی دوبارہ ترتیب۔

7۔ جملے کی ساخت میں تبدیلی: یہ ایک اصطلاح ہے جو جملے کے یونٹ کی ساخت میں تبدیلیوں سے مراد ہے۔ بنیادی طور پر اس کا مطلب اہم شقوں اور ماتحت شقوں کے درمیان تعلقات میں تبدیلی ہے۔

8۔ پیوستگی کی تبدیلی: جس طریقے سے ایک جملے کے حصے مل کر روانی، قابل فہم جملے کو بناتے ہیں اسے متنی ہم آہنگی کہا جاتا ہے۔ ہم آہنگی کی تبدیلی ایک ایسی اصطلاح ہے جو ایک ایسی حکمت عملی کا حوالہ دیتی ہے جو بین متنی ہم آہنگی کو متاثر کرتی ہے، اس طرح کی حکمت عملی بنیادی طور پر متبادل یا تکرار کے ذریعہ حوالہ کی شکل میں ہوتی ہے۔

9۔ سطح کی تبدیلی: اصطلاح کی سطح کا مطلب صوتی، شکلی اور لغوی سطحیں ہیں۔ یہ سطحیں مختلف زبانوں میں مختلف انداز میں ظاہر کی جاتی ہیں۔

10۔ اسکیم کی تبدیلی: یہ حکمت عملی کی درجہ بندی میں ایک اور اصطلاح ہے۔ اس سے مراد شاعری میں موافقت، تکرار اور تال اور نظم جیسی بیانبازی کی حکمت عملی ہے۔ ہم آہنگی سے مراد جملے، شق یا فقرہ کی اسی طرح کی ترتیب ہے۔

معنیاتی حکمت عملیاں

معنیات کی درجہ بندی میں دوسرا گروپ معنیاتی حکمت عملی ہے جس کے اپنے ذیلی زمرہ جات ہیں۔

مترادف: یہ اس گروپ میں پہلا ذیلی زمرہ ہے۔ اس حکمت عملی میں مترجم قریب ترین مترادف کا انتخاب کرتا ہے، جو ماخذ متن کے لفظ یا جملے کا پہلا لغوی ترجمہ نہیں ہے۔

تضاد: یہ اس گروپ میں پہلا ذیلی زمرہ ہے۔ اس حکمت عملی میں مترجم قریب ترین مترادف کا انتخاب کرتا ہے، جو ماخذ متن کے لفظ یا جملے کا پہلا لغوی ترجمہ نہیں ہے۔

ماتحت الفاظ: اس کا مطلب بڑے زمرے کے رکن کا استعمال کرنا ہے (مثال کے طور پر گلاب پھول کے سلسلے میں ماتحت الفاظ ہے) اور ہائپر نیم بھی ایک متعلقہ اصطلاح ہے، جو پورے زمرے کو وسیع تر اصطلاح کے ساتھ بیان کرتی ہے (مثال کے طور پر پھول گلاب کے سلسلے میں ہائپر نیم ہے)۔

معکوس: اس حکمت عملی سے مراد مخالفین کے جوڑے ہیں جو مخالف نقطہ نظر سے ایک جیسے معانی تعلقات کا اظہار کرتے ہیں (مثال کے طور پر بھیجنا-وصول کرنا-دینا)۔

انداز اظہار کی تبدیلی: رسمی نام جو تقریر یا استعارہ کی شخصیت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اسے انداز اظہار کی تبدیلی کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے ایک اصطلاح یا جملے کا استعمال کرتے ہوئے دو چیزوں کا موازنہ کرنا جو ان کی مماثلت کو ظاہر کرنے کے مقصد سے غیر متعلق ہیں۔ اس کا تعلق ایک قسم کی حکمت عملی سے ہے جسے ٹروپ تبدیلی کی حکمت عملی کہا جاتا ہے۔

تجریدی تبدیلی: فہرست میں دوسری قسم کی حکمت عملی تجریدی تبدیلی ہے۔ یہ حکمت عملی یا تو زیادہ تجریدی اصطلاحات سے زیادہ ٹھوس اصطلاحات یا اس کے برعکس منتقل ہونے سے متعلق ہے۔

تقسیم کی تبدیلی: یہ ایک قسم کی حکمت عملی ہے جس میں ایک ہی معنیاتی جزو کو زیادہ اشیاء (توسیع) یا کم (اختصار) پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

شِدَّت یا تاکید کی تبدیلی: یہ حکمت عملی اصل کے مقابلے میں ترجمہ شدہ متن کی موضوعاتی توجہ کے زور کو بڑھاتی ہے، کم کرتی ہے یا تبدیل کرتی ہے۔

اعادہ تحریر کی حکمت عملی: یہ فہرست میں آخری حکمت عملی ہے. ماخذ متن کے مجموعی معنی کے مطابق، یہ ایک آزاد انداز اترجمہ تخلیق کرتا ہے، اس طرح کی حکمت عملی میں کچھ لغوی اشیاء کو نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔

علامتی یا عملی تبدیلی:

مقطار: چیسٹر مین کے مطابق اس گروپ میں پہلی قسم کی حکمت عملی ثقافتی فلٹرنگ ہے۔ اسے زبان کی سطح پر پالتو بنانے کی عالمگیر حکمت عملی یا ہدف ثقافت پر مبنی ترجمہ کے ٹھوس ادراک کے طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ یہ حکمت عملی عام طور پر ثقافت سے وابستہ اشیاء کا ترجمہ کرتے وقت استعمال کی جاتی ہے۔

واضحیت کی تبدیلی: واضحیت کی تبدیلی کی حکمت عملی میں ماخذ متن کی کچھ معلومات شامل ہو سکتی ہیں۔ یا متن کو کم و بیش واضح کرنے کے لئے حذف کر دیا گیا۔

معلومات کی تبدیلی: اگلی قسم کی حکمت عملی معلومات کی تبدیلی ہے جو پچھلی حکمت عملی سے ملتی جلتی ہے۔ تاہم، یہاں تبدیل شدہ معلومات ماخذ زبان کے متن میں پوشیدہ نہیں ہیں۔

باہمی تبدیلی: یہ حکمت عملی متن کے پورے انداز کو متاثر کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے تاکہ اسے زیادہ یا کم باخبر، تکنیکی وغیرہ بنایا جاسکے۔

گفتار کا عمل: ایک اور حکمت عملی ہے جو ماخذ ٹیکسٹ اسپیچ ایکٹ کی نوعیت کو تبدیل کرتی ہے، یا تو لازمی یا غیر لازمی (مثال کے طور پر کسی حکم کو رپورٹ کرنے سے یا براہ راست سے بالواسطہ گفتار تک)۔

ظاہری تبدیلی: یہ ایک ایسی حکمت عملی ہے جو ماخذ متن کے مصنف یا اس کے مترجم کی "موجودگی" میں اضافہ کرتی ہے (مثال کے طور پر مترجم کی طرف سے شامل کیے جانے والی معلومات)۔

پیوستگی کی تبدیلی: ایک اور حکمت عملی ہم آہنگی کی تبدیلی ہے جو ہم آہنگی کی تبدیلی سے ملتی جلتی ہے جس کا ذکر پچھلے سیکشن نحوی حکمت عملی) میں کیا گیا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ، ہم آہنگی کی تبدیلی مائکرو اسٹرکچر کی سطح (مثال کے طور پر ایک جملے یا پیراگراف) سے متعلق ہے، لیکن ہم آہنگی کی تبدیلی اعلی متنی سطح سے متعلق ہے (یعنی ماخذ متن سے مختلف طریقے سے مختلف پیراگراف کو ایک دوسرے سے جوڑنا)۔

جزوی ترجمہ: یہ ایک حکمت عملی ہے جو متن کے ایک حصے کا ترجمہ کرنے سے مراد ہے، نہ کہ پورے متن (مثال کے طور پر گانے کے بول یا شاعری)۔

مدیراتی ترمیم : ایک اور حکمت عملی جس کا اس سیکشن میں ذکر کیا جاسکتا ہے وہ مدیراتی ترمیم ہے جو ضرورت پڑنے پر اصل متن کی وسیع پیمانے پر ترمیم سے مراد ہے (یعنی ماخذ متن کی معلومات، الفاظ کی تنظیم کو تبدیل کرنا)۔

مندرجہ بالا حکمت عملیاں جس کا حوالہ برجن نے دیا ہے۔ یہ واضح ہے کہ تمام حکمت عملی "کسی چیز کو تبدیل کرنے" کے مخصوص معاملات کو مخصوص کر سکتی ہے۔

ترجمہ کی یہ حکمت عملی جن سطحوں پر کام کرتی ہے وہ ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ اور جیسا کہ برگن نے کہا، اس سے محققین کے درمیان اصطلاحی الجھن پیدا ہو سکتی ہے جو ترجمہ کے مطالعے سے متعلق ہیں۔

جیسا کہ وینوتی، ایل (۲۰۱۲) [14] کہتے ہیں کہ مترجم ترجمہ کے دو اہم طریقوں کا انتخاب کر سکتے ہیں جن کو کہا جاتا ہے: براہ راست / لغوی ترجمہ اور بالواسطہ ترجمہ۔ کلوڑ (۲۰۱۹) [15] نے اس بات کی توثیق کی ہے کہ انگریزی زبان سے اردو میں خبروں کا ترجمہ مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے جیسا کہ بالواسطہ اور بلاواسطہ ترجمہ۔

جب دونوں زبانوں کے درمیان لغوی اور لفظی اختلافات کی وجہ سے لغوی ترجمہ ممکن نہیں ہوتا ہے تو بالواسطہ ترجمہ استعمال کیا جاتا ہے۔

بالواسطہ ترجمہ میں سات ذیلی زمرہ جات شامل ہیں جو درج ذیل ہیں:

سفاریت: یہ لسانی باڑ کے فرق سے نمٹنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ترجمہ کی سب سے آسان حکمت عملی ہے جس کا مطلب ہے ہدف متن میں ماخذ زبان کی اصطلاحات کا استعمال کرنا۔

مستعار: یہ قرض لینے کی ایک خاص قسم ہے جس میں ادھار لیا گیا اظہار لفظی طور پر ہدف کی زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے۔

لغوی ترجمہ: اس کا مطلب ہے ماخذ زبان کے متن کو ہدف کی زبان میں مناسب محاورے یا گرامر کے مساوی میں پیش کرنا۔

بدلی ہوئی ترتیب: یعنی پیغام کے معنی کو تبدیل کیے بغیر ایک لفظ کی کلاس کو دوسرے لفظ کے ساتھ تبدیل کرنا۔

تضمیض: اس کا مطلب نقطہ نظر میں تبدیلی ہے (مثال کے طور پر تقریر کا حصہ تبدیل کرنا)۔

برابری: اس سے مراد دو حالات کو مختلف اسلوبیاتی اور ساختی طریقوں سے پیش کرنا ہے۔ ان دو متنوں میں ماخذ متن اور اس کے مساوی متن شامل ہیں جو ہدف متن ہے۔

موافقت: اس سے مراد ان حالات سے ہے جب ماخذ زبان اور ہدف کی زبان کے درمیان ثقافتی اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح ترجمہ کو ایک خاص قسم کی برابری کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو حالات کے لحاظ سے برابری ہے۔

مذکورہ بالا حکمت عملی، عملی ترجمہ کاری کی درجہ بندی میں موزُوں اور مَناسَب بیٹھتی ہے، جو چیسٹر مین کی درجہ بندی کے ساتھ کچھ مماثلت ظاہر کرتی ہے۔ تاہم، جیسا کہ ہم اوپر دیکھ سکتے ہیں اور یہ درجہ بندی واضح طور پر زیادہ تفصیلی ہے۔ مذکورہ بالا تمام حکمت عملی نظریات ہیں جن کو مختلف نظریات دانوں نے مختلف نام دیئے ہیں۔ مگر اگر کوئی ان حکمت عملیوں کے اطلاق کا جائزہ لینا چاہتا ہے تو، ان کے درمیان کوئی واضح سرحد نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ، وہ صرف کچھ حکمت عملی ہیں جو مترجم کے ذریعہ استعمال کی جا سکتی ہیں، اور ایسا لگتا ہے کہ ترجمہ کرتے وقت مترجم کے پاس مختلف اختیارات ہو سکتے ہیں. تاہم کم و بیش اکثر استعمال ہونے والی حکمت عملیوں کا کوئی درجہ بندی ترتیب نہیں ہے۔

بیکر (1992) ترجمہ کی آٹھ حکمت عملیوں کی درجہ بندی پیش کرتا ہے، جو پیشہ ور مترجمین استعمال کرتے ہے۔

زیادہ عام لفظ سے ترجمہ

یہ بہت سے قسم کے عدم مساوات سے نمٹنے کے لئے سب سے عام حکمت عملیوں میں سے ایک ہے. جیسا کہ بیکر کا خیال ہے، یہ زیادہ تر زبانوں میں مناسب طریقے سے کام کرتا ہے، اگر تمام نہیں تو معنی کے میدان میں، معنی زبان پر منحصر نہیں ہے۔

زیادہ غیر جانبدار / کم اظہار والے لفظ کے ذریعہ ترجمہ: ڈھانچے کے معنیاتی میدان میں یہ ایک اور حکمت عملی ہے۔

ثقافتی متبادل کے ذریعہ ترجمہ: اس حکمت عملی میں ثقافت کی مخصوص شے یا اظہار کو ہدف قاری پر اس کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے ہدف زبان کی شے کے ساتھ تبدیل کرنا شامل ہے۔ یہ حکمت عملی ترجمہ شدہ متن کو زیادہ قدرتی، زیادہ قابل فہم اور ہدف قاری کے لئے زیادہ واقف بناتی ہے۔

استقراض کے لفظ یا قرض کے لفظ اور وضاحت کا استعمال کرتے ہوئے ترجمہ

یہ حکمت عملی عام طور پر ثقافت کی مخصوص اشیاء، جدید تصورات، اور بز الفاظ سے نمٹنے میں استعمال ہوتی ہے۔ جب متن میں ایک لفظ کو کئی بار دہرایا جاتا ہے تو وضاحت کے ساتھ قرض کے لفظ کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔ پہلی بار وضاحت کے ذریعہ لفظ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اگلے اوقات میں اس لفظ کو اپنے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

متعلقہ لفظ کا استعمال کرتے ہوئے ترجمہ کے ذریعہ ترجمہ

یہ حکمت عملی اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب ماخذ چیز کو ہدف کی زبان میں لیکن ایک مختلف شکل میں استعمال کیا جاتا ہے، اور جب ماخذ متن میں کسی خاص شکل کو استعمال کرنے والی فریکوئنسی واضح طور پر ہدف کی زبان میں قدرتی سے زیادہ ہوتی ہے۔

غیر متعلقہ الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ترجمہ

ترجمہ کی حکمت عملی کا استعمال اس وقت کیا جاسکتا ہے جب ماخذ متن میں تصور کو ہدف کی زبان میں لغوی شکل نہ دی جائے۔ جب ماخذ آئٹم کا مطلب ہدف کی زبان میں پیچیدہ ہوتا ہے تو متعلقہ الفاظ استعمال کرنے کے بجائے ترجمہ کی حکمت عملی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ کسی اعلی ترتیب یا زمرے میں ترمیم کرنے یا صرف ماخذ متن کے معنی کو واضح کرنے پر مبنی ہو سکتا ہے۔

حذف سے ترجمہ

یہ ایک سخت قسم کی حکمت عملی ہو سکتی ہے، لیکن حقیقت میں کچھ سیاق وسباق میں کسی لفظ یا اظہار کا ترجمہ کرنا چھوڑنا بھی مفید ہو سکتا ہے۔ اگر کسی خاص شے یا اظہار کے ذریعہ بیان کردہ معنی ترجمہ کی تفہیم میں ذکر کرنا ضروری نہیں ہے تو مترجمین طویل وضاحتوں سے بچنے کے لئے اس حکمت عملی کا استعمال کرتے ہیں۔

تشریحی خاکے کے ذریعہ ترجمہ

یہ حکمت عملی اس وقت کارآمد ثابت ہو سکتی ہے جب ہدف کے مساوی لفظ ماخذ لفظ کے کچھ پہلوؤں کا احاطہ نہیں کرتا ہے اور مساوی الفاظ سے مراد ایک جسمانی وجود ہے جس کی وضاحت کی جاسکتی ہے، خاص طور پر حد سے زیادہ وضاحت سے بچنے اور جامع اور نقطہ تک پہنچنے کے لئے۔ جیسا کہ یہ واضح ہے، ہر نظریہ ساز اپنے نقطہ نظر کے مطابق اپنی حکمت عملی پیش کرتا ہے۔ تاہم ترجمہ کی حکمت عملی کی درجہ بندی میں حکمت عملی کا سب سے زیادہ قابل اطلاق طریقہ شامل ہے، کیونکہ یہ ان حکمت عملیوں کو ظاہر کرتا ہے جو پیشہ ور مترجمین کے ذریعہ استعمال کی جاتی ہیں۔ لہذا یہ تعریف ان حکمت عملیوں کے قابل عمل ہونے کی نشاندہی کرتی ہے، یعنی نہ صرف یہ حکمت عملی کا ایک مجموعہ ہے بلکہ پیشہ ور مترجمین کے ذریعہ بھی اس کی جانچ کی جاسکتی ہے کہ وہ کس حد تک کام کرتے ہیں۔

ماحاصل

اس مطالعے میں عمومی طور پر ترجمہ کاری کے مسائل اور بنیادی طور پر ترجمے کی حکمت عملی بیان کی گئی اور ترجمے کی حکمت عملی کے مختلف نظریات کا ذکر کیا گیا۔ یہ دکھایا گیا تھا کہ مختلف مفکرین اپنے مختلف نقطہ نظر کے مطابق ترجمہ کی حکمت عملی کی مختلف تعریفیں تجویز کرتے

ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ ذکر کیا گیا تھا کہ **بیکر(1992)** حکمت عملی کے سب سے زیادہ قابل اطلاق طریقہ کار کی فہرست دیتا ہے۔ وہ صرف حکمت عملی کا نام نہیں دیتی ہے، بلکہ وہ ہر ایک کے اطلاق کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

حواشی

1۔ بیکر، ایم(1992). دوسرے لفظوں میں: ترجمہ پر ایک کورس کتاب. لندن: روٹلیج۔

2۔ بیل، آر. ٹی(1991). ترجمہ کاری اور ترجمہ: نظریہ اور عمل. لندن اور نیویارک: لانگ مین۔

3۔ برگن، ڈی(این ڈی)۔ ترجمہ کی حکمت عملی اور ترجمہ کے طالب علم. جورماٹو مولا، 1، 109-125. اخذ شدہ بتاریخ 21 جولائی 2023.
http://www.hum.utu.fi/oppiaineet/englantilailentilologia/exambergen.pdf

4۔ حاتم، بی، اور منڈے، جے(2004). ترجمہ: ایک جدید ماخذ کتاب. لندن: روٹلیج۔ ص98

5۔ جرافٹر الیکٹ، جے، کلینپون، ایس، اور کیو جان، ایس (2005). فلم کے سب ٹائٹل کے ترجمہ میں حکمت عملی کا تجزیہ: پینٹنگ کے پیچھے. ریسرچ گیٹ، 1، 54-71. اخذ شدہ بتاریخ 21 مئی 2023، http://aut.researchgateway.ac.nz./handle/10292/870.html

6۔ کیلی، ڈی(2005). مترجم ٹرینرز کے لئے ایک ہینڈ بک: عکاسی مشق کے لئے ایک گائیڈ. مانچسٹر، برطانیہ: سینٹ جیروم۔ ص220

7۔ لورشر، ڈبلیو(1996). ترجمے کے عمل کا نفسیاتی لسانی تجزیہ۔ میٹا، ایکس ایل آئی، 1، 26-32۔ اخذ شدہ بتاریخ 18 مئی 2023، http://erudit.org/revue/meta/2004/v41/n1/029689ar.html.

8۔ میرمادی، ایس اے(1991). ترجمہ اور تشریح کے نظریات. تہران: ایس اے ایم ٹی۔

9۔ نیومارک، صفحہ(1981). ترجمہ کے طریقے۔ تہران: راہنامہ۔

10۔ وینوٹی، ایل(2000). ترجمہ قارئین کا مطالعہ کرتا ہے. لندن اور نیویارک: روٹلیج ص119.

11. ای اے ندا (E. A. Nida)، Toward a Science of Translating)، لائیڈن: ای جے برل، ۱۹۶۴ء)، ص59

12۔ کلوڑ منور علی(2019)، ریڈیو پاکستان کی خبروں میں معنوی خلا اور افتراق کی تلاش: انگریزی اور اردو زبانوں کا تقابلی مطالعہ . امتزاج.88-80 ,(12)12

حوالہ جات

[1]۔ چیسٹر مین، اے(۱۹۹۷). ترجمہ کے میمز. جان بینجمن پبلشنگ۔ ص ۲۳

[2] بینسوسن، ایم(۱۹۹۰). بے ترتیبی اور ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جرنل آف ریسرچ ان ریڈنگ، 13 (1)، 18-37

[3] حاتم، بی، اور میسن، آئی (۲۰۱۴). گفتگو اور مترجم۔ روٹلیج۔ ص ۲۲

[4] پکن، جے (۲۰۰۷). ادب، استعارہ اور غیر ملکی زبان سیکھنے والے. اسپرنگر. ص ۴۴

[5] لارسن، ایم ایل (۱۹۸۴). معنی پر مبنی تراجم ص ۲۱

- [6] ندا، ای اے، اور ٹیبر، سی آر(۱۹۶۹). ترجمہ کا نظریہ اور عمل . ص ۱۸

[7] کیٹفورڈ، جے سی (۱۹۶۵). ترجمہ کا ایک لسانی نظریہ، جے سی کیٹفورڈ کی طرف سے۔ ص ۲۱

[8]بیل، آر ٹی (۱۹۹۱). ترجمہ اور ترجمہ. روٹلیج

[9]نیومارک، پی (۱۹۸۸). ترجمہ کے لئے نقطہ نظر۔ روٹلیج۔ ص ۱۰۲

[10] کیلی، ڈی (۲۰۱۴). مترجم ٹرینرز کے لئے ایک ہینڈ بک۔ روٹلیج۔ ص ۴

[11]میر مادی، ایس اے (۱۹۹۱). ترجمہ اور تشریح کے نظریات۔ ص ۱۲

[12]لوشر، ڈبلیو (۱۹۹۱). ترجمہ کی کارکردگی، ترجمہ کا عمل، اور ترجمہ کی حکمت عملی۔ ص ۱۴

[13]حاتم، بی، اور منڈے، جے (۲۰۱۴). ترجمہ. نفسیات پریس۔

[14]وینوتی، ایل (۱۲۰۱۲). مترجم کی عدم موجودگی۔ روٹلیج. ص۔ ۹۲

[15]کلوڑ منور علی، (۲۰۱۹)، ریڈیو پاکستان کی خبروں میں معنوی خلا اور افتراق کی تلاش: انگریزی اور اردو زبانوں کا تقابلی مطالعہ، امتزاج، 88-80۔